کرتے ہوئے لکھا ہے: "بابری مسجد سے بے تعلق ہونے کو ملک [بھارت] کے ۲۰ کروڑ مسلمانوں کی جان بخشی کے لیے ضروری قرار دے کر گویا سارے مسلمانوں کو ذہنی طور سے تیار کرایا جا رہا ہے، ۳۰ ہزار مساجد سے بے تعلق ہونے کے لیے کیونکہ جس بنیاد پر ایک [بابری] مسجد کو چھوڑا جا سکتا ہے، اس بنیاد پر کسی بھی مسجد کو چھوڑنا "جائز" ہو گا" (ص ۶-۷)۔

اس نقصان پر تڑپنے والوں کو مشورہ دینے والوں کا تذکرہ کرتے ہوئے، صاحب مقالہ نے بتایا ہے کہ: "یہی وہ چیز ہے جو منافقین کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی، جس کی بنا پر، اللہ کی راہ میں سردھڑ کی بازی لگا دینے والوں کو [وہ] بے وقوف "سفہا" کہتے تھے" (ص ۵)۔ عبدالعلیم صاحب نے بتایا ہے کہ: "اس نقطہ نظر سے مسجد کے لیے کوئی [بھی] جدوجہد بے نتیجہ نہیں ہے۔ مسجد بنے یا نہ بنے، جو لوگ اس راہ میں جان و مال کی قربانی، اخلاص نیت کے ساتھ پیش کریں گے، ان کا یہ عمل بے انتہا نتیجہ خیز ہو گا" (ص ۵)..... اور "یہ خیال کرنا بالکل غلط ہے کہ مسلمان بابری مسجد کا نام لینا بند کر دیں تو مسئلہ ختم ہو جائے گا۔ قرائن و شواہد بتاتے ہیں کہ یہ سلسلہ آسانی سے بند ہونے والا نہیں ہے۔ بہرصورت ہمیں ایک لمبی مزاحمت اور کش مکش سے گزرنا ہے۔ اس لیے کہ یہ مسئلہ [اب صرف] ایک مسجد کا اور مقامی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ اس کا رشتہ اب عالمی سیاست سے جڑ چکا ہے۔ پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کو کمزور کرنے کی جو کارروائیاں اور سازشیں چل رہی ہیں، مسلمانان ہند کے تحفظ کا مسئلہ ان کا ایک جزو ہے" (ص ۷)۔ جب کہ "یہ نکاتی فارمولا انہدام مسجد اور تعمیر بت خانہ پر مسلمانوں کی رضامندی کے اظہار کا مطالبہ کرتا ہے، اور دھمکی دے رہا ہے کہ [اگر] ایسا تم نہ کرو گے تو نیست و نابود ہو جاؤ گے [حالانکہ] ظلم کو ظلم اور ظالم کو ظالم کہنا ملت اسلامیہ کی زندگی کی علامت ہے۔ بابری مسجد کو منہدم کرنے والے قرآن کی رو سے ظالم ہی نہیں، بلکہ اظلم ہیں۔ ان کے ظالمانہ اقدام پر کوئی غیرت مند مسلمان یہ کیسے کہہ سکتا ہے کہ ہم کو اس پر کوئی اعتراض نہیں" (ص ۳۱-۳۲)۔

نام نہاد روشن خیالی کے نام پر حق میں باطل کو ملانے والے گروہ کی قلم درازیوں کو بے نقاب کرنے کے لیے یہ مقالہ اہمیت کا حامل ہے۔ (سلیم منصور خالد)

اسلامی شریعت کے بنیادی معاشی تصورات، سید معروف شاہ شیرازی۔ ناشر: سید عارف شیرازی، ادارہ منشورات اسلامی بالمقابل منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ صفحات: ۸۸۔ قیمت: ۴۵ روپے۔

عصر حاضر کے بہت سے مسلم مفکرین نے اسلامی نظام معیشت کے مختلف پہلوؤں اور تصورات کو واضح کیا ہے۔ ان میں سید ابوالاعلیٰ مودودی، مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی، مناظر احسن گیلانی، ڈاکٹر یوسف قرضاوی اور ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کے نام نمایاں ہیں۔ یہ کتاب فی ظلال القرآن کے مترجم اور متعدد